Vol. I
No. 25

Tuesday
30th March, 1954

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES
Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

	Pages
General Budget—Demands for Grants.	1649—1660
Demand No. 34—Major Head 41 Veterinary F-3—Rs. 2,50,000 ..	
Demand No. 35—Major Head 42 Co-operation B (2)—Rs.1,00,000	
Supplementary Demands for Grants for the year 1953–'54 ..	1660—1670
Supplimentary Demand No. 1 (ii)-G-A-D-Dept. of Information and Public Relations—Rs. 3,500	
Supplementary Demand No. 2—Miscellaneous Depts.—Rs. 2,50,000	
Supplementary Demand No. 1 (iv)—General Administration—Assembly—Rs. 37,000	
Supplementary Demand No. 3—Loan to Hyderabad State Bank—Rs. 5,00,00,000	
Supplementary Demand No. 4—Taccavi Advances to Agricultural Department—Rs. 1,04,20,152	
Supplementary Demand No. 1 (iii)—Elections—Rs. 20,790 ..	

Note :—*at the beginning of the Speech denotes confirmation not received.

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN
1954

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Tuesday, 30th. March, 1954

The House met at Half Past Two of the Clock

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

QUESTIONS AND ANSWERS

(SEE PART I)

General Budget–Demands forGrants.

Demand No. 34—*Major Head* 41 *Veterinary F*—3 *Rs.* 2,50,000.

The Deputy Minister for Public Health, Medical and Rural Reconstruction (Shri Bhagwant Rao Gadhe) : I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 2,50,000 under Demand No. 34–(major head 41 veterinary F-3) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker : Motion moved.

Demand No. 35—*Major Head* 42-*Co-operation B* (2) *Rs.*1,00,000

Shri Bhagwant Rao Gadhe : I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 1,00,000 under Demand No. 35 (major head 42 Co-operation B (2)) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker : Motion moved.

Demand No. 34—Major Head 41 Veterinary F-3-Rs. 2,50,000

Mobile Squads

Shri Ch. Venkat Rama Rao (Karimnagar) : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 34 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved.

Inefficient Working of the Veterinary Department.

Shri B. D. Deshmukh (Bokhardan-General) : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 34 be reduced by Re. 1"

Mr. Speaker : Motion moved.

Demand No. 35—Major Head 42 Co-operation B(2) Rs. 1,00,000.

Development Schemes.

Shri Ch. Venkatrama Rao : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 35 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved.

Functions of the Assistant Registrars.

Shri J. Anand Rao (Sircilla-General) : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 35 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved.

Functions of the Inspectors of the Co-operative Department

Shri B. D. Deshmukh : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 35 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved.

شری مرلیدھر کا مٹیکر (بھالکی) - میرا ایک موشن فار پریویلیج (Motion for privilege) تھا اس کا کیا ہوا -

Mr. Speaker: It is being examined.

شری سی - ایچ - وینکٹ رام راؤ - مسٹر اسپیکر سر - وٹرنری ڈپارٹمنٹ اور کوآپریشن کے جو ڈیمانڈس ہیں ان پر میرے دو کٹ موشنس ہیں - ایک کٹ موشن موبائیل اسکواڈس (Mobile Squads) سے متعلق جس کا خرچ تقریباً (۶۶۸۲۹) روپئے بتایا گیا گیا ہے - یہ موبائیل اسکواڈس شائد اسی قسم کے ہوں گے جس قسم کے کہ ہلتھ ڈپارٹمنٹ میں موبائیل ویانس (Mobile Vans) ہیں - وہ دیہاتوں میں ٹریٹمنٹ (Treatment) کی خاطر پھرا کرتے ہیں - پندرہ دن ضلع کے مستقر پر رہتے ہیں اور پندرہ دن دورے پر ایسے کاغذی فیگرس بتلائے جاسکتے ہیں اور میرے پاس ان کے بابت جو معلومات ہیں اون کی وجہ سے میں سمجھ رہا ہوں کہ بالکل ایسے ہی فیگرس بتلائے جائیں گے - یہ بتایا گیا ہے کہ اسکواڈس کو وٹرنری ڈپارٹمنٹ کے حوالہ کیا گیا ہے اگر یہ صحیح بھی ہے تو میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ پورے اضلاع کے لئے ایک دو موبائیل اسکوڈس کو چھوڑ دیا جائے تو وہ کیسے اور کس حد تک کارآمد ہوسکتے ہیں - ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ اگر جگہ جگہ پر دواخانے موجود ہوں تو ان کے تحت کام کرنے کے لئے یہ اسکواڈس مفید ثابت ہوسکتے ہیں - مگر ہمارے پاس وٹرنری ہاسپٹلس تو جگہ جگہ نہیں ہیں زیادہ سے زیادہ وہ تعلقہ کے مستقر پر ہیں تب انہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ پرو ہیکلس (Vehicles) کے طور پر استعمال کیا جاتا ہوگا جیسے کہ ہلتھ یونٹس کام کرتے ہیں - اگر ایسا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ (۶۶) ہزار کی یہ رقم بیکار خرچ کی جا رہی ہے - اگر ویکسین (Vaccine) اور دیگر وبائی امراض کے دویات وغیرہ کی سپلائی کی خاطر بھی انہیں استعمال کیا جاتا تو میں سمجھتا ہوں کہ ان سے تھوڑا بہت فائدہ ہوسکتا تھا - میری ونتی (विनंती) ہے کہ آنریبل منسٹر اس کی وضاحت کریں -

دوسرے یہ کہ کیٹل بریڈنگ فارم (Cattle breeding farm) منیرآباد کی جو کیٹل کم شیپ فارم (Cattle-cum-Sheep farm) ہے اس کی نسبت میں یہ کہوں گا کہ کیٹل بریڈنگ فارم اسی وقت سلف سفیشنٹ (Self sufficient) اور کارآمد ہوتا ہے جب کہ وہ مکسڈ (Mixed) ہو - منیرآباد میں اس کا اودگھاٹن (उद्घाटन) کیا جا رہا ہے اس حد تک میں مبارکباد دوں گا اور ساتھ ساتھ آنریبل منسٹر سے یہ ونتی کروں گا کہ جتنا جلد ہوسکے ان فارمس کو ناردرن انڈیا (Northern India) اور دہلی کے فارمس کے مانند سلف سفیشنٹ اور مکسڈ فارم بنایا جائے تا کہ اس سے عوام بھی مستفید ہوسکیں اور حکومت کو بھی فائدہ ہو -

دوسرے یہ کہ اسٹیبلشمنٹ (Establishment) کےلئے (۲۹۱۰۰) روپیے یہاں رکھے گئے ہیں ایک سوال کے جواب میں منسٹر صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ تلنگانہ اور مرہٹواڑہ کے لئے ۲ لائیو اسٹاک آفیسرس (Live Stock officers) ہیں اور یہ بھی کہا گیا تھا کہ ۲۰ اسٹاک من (Stockmen) ہیں - مگر میں جہاں تک جانتا ہوں تلنگانہ میں ان کی نہ کوئی اسکیم ہے اور نہ کوئی کارگزاری - بیدر میں جو لائیو اسٹاک آفیسر ہیں ممکن ہے کہ ان کے پاس ۲۰ اسٹاک من ہوں - کیا وہ تلنگانہ میں بھی آتے ہیں اور کیا انہوں نے کوئی سروے کیا ہے ؟ منسٹر صاحب اس کی وضاحت کریں -

آخر میں میں ایک اور چیز کی طرف ڈپٹی منسٹر کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کیوں کہ منسٹر صاحب متعلقہ یہاں نہیں ہیں - مگر انہوں نے اپنی تقریر میں کچھ ایسے الفاظ کہے ہیں ''کچا چٹھا کھولنا - سڑکھا چٹھا کھولنا '' کے جواب میں انہوں نے یہ کہا کہ ایسا کہنا کہ کوئی کمپنی دیوالیہ نکالی ہے غلط انفرمیشن کے طور پر صحیح ایسا کہا جائے تو ھاؤس کے باھر ان پر دعوی کیا جا سکتا ہے - ان کو جیل پہنچایا جاسکتا ہے - میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں جب ہم ھاؤس میں بیٹھتے ہیں - عوامی پیسے کو ''حاکا '' کو دیتے ہیں تو یہ کیوں کہا جاتا ہے کہ اس کی ایک اٹانمی (Autonomy) اور سپریم باڈی (Supreme Body) ہے - وہ کوآپریٹیو باڈی کے طور پر کام کرتی ہے اس لئے اس کے متعلق نہیں کہا جا سکتا - جب حاکا دیوالیہ نکالتی ہے اور اس کے متعلق یہاں کہا جاتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ کہنے والوں کو جیل پہنچایا جاسکتا ہے - یہ سخت الفاظ ہم برداشت نہیں کرنا چاہتے - منسٹر صاحب نے جس طرح ھاؤز میں یہ الفاظ کہے ہیں وہ ھاؤس کے شایان شان نہیں ہیں - جب حاکا عوام کا پیسہ کھا رہی ہے - ہرسال انکو لاکھوں روپیوں کا گرانٹ دیا جاتا ہے - اور وہ کوآپریٹیو عوام کے بجٹ پر زندہ ہے تو ہم کو یہ پوچھنے کا حق ہے کہ وہ واقعتاً دیوالیہ ہوچکی ہے یا نہیں - ورنہ ہم کو معلوم ہے کہ جو پیسہ ہم دے رہے ہیں وہ ٹھیک طور پر خرچ نہیں ہو رہا ہے اس لئے ہم نے جو بھی کہا وہ ٹھیک کہا - بجا کہا اور آئندہ بھی کہیں گے - آنریبل منسٹر ان چند چیزوں کی وضاحت کریں -

* شری بی - ڈی دیشمکھ - مسٹر اسپیکر سر - آج ھاؤز کے سامنے گرانٹ کے طور پر وٹرنری ڈپارٹمنٹ اور کوآپریٹیو کے بارے میں مطالبات رکھے گئے ہیں - میں ان ڈپارٹمنٹس کی چند تفصیلات آنریبل منسٹر انچارج کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں - اسکی وجہ یہ ہے کہ حیدرآباد میں وٹرنری ڈپارٹمنٹ کی جانب حکومت کی جس قدر توجہ ہونی چاہئے تھی وہ نہیں ہوئی - بھارت اور حیدرآباد ایک زراعتی ملک ہونے کی حیثیت سے یہاں وٹرنری ڈپارٹمنٹ بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے - کیونکہ یہاں کا معاشرہ جانوروں سے وابستہ ہے - اس خیال سے میں نے اعداد جمع کرنے کی کوشش کی ہے - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جانوروں کی تعداد میں جو اضافہ آبادی میں اضافہ کے تناسب سے ہونا چاہئے تھا نہیں ہوا ہے - بلکہ

گھٹتا ھی جارھا ھے - جب حیدرآباد میں بارش کا معیار گھٹتا جارھا ھے اور جب فاڈر (Fodder) اور افارسٹیشن (Afforestation) کا مسئلہ پیدا ھوگیا ھے تو اسکے ساتھ ھی جانوروں کا مسئلہ بھی بہت سنگین ھوجاتا ھے - جانوروں کا مسئلہ نہ صرف زراعت کی حد تک محدود ھے بلکہ اغذیہ میں دودھ دھی اور پروٹین کی فراھمی کے تعلق سے ھماری عمر کے بڑھانے میں بھی اسکو خاص اھمیت حاصل ھے - آج ھمارے سامنے وٹرنری ڈپارٹمنٹ کا ڈیمانڈ پیش ھے - حیدرآباد میں ۱۳۶ یا ۱۳۸ تعلقے ھیں - ۱۷ تو ضلع کے مستقر اور خود حیدرآباد سٹی بھی ھے - ان میں ۱۰۵ مقامات پر وٹرنری ڈسپنسریز قائم ھیں اور ۳۰ تعلقوں میں اب تک وٹرنری ڈسپنسریز قائم نہیں ھوئے ھیں - اگر ان ۳۰ تعلقوں کے پرسنٹیج کو ورک اوٹ (Workout) کیا جائے تو معلوم ھوگا کہ حیدرآباد اسٹیٹ کے ایک چوتھائی حصہ میں وٹرنری دواخانے قائم نہیں ھیں - یہ اعداد ڈسمبر سنہ ۱۹۵۳ع کے ھیں - ممکن ھے ان میں کچھ اضافہ ھوا ھو - ان تعلقوں میں ڈیڑھ سو کے قریب مواضعات کے حساب سے ھزاروں دیہات ھوتے ھیں - لیکن انکے لئے جانوروں کے علاج کا اب تک کوئی معقول انتظام نہیں کیا گیا ھے - اگر یہ حالت ھوتو میں نہیں سمجھتا کہ جانوروں کی تعداد میں کوئی اضافہ کی توقع کیسے کیجاسکتی ھے - میں ھاؤس کے سامنے تجزیہ کے طور پر چند چیزیں رکھونگا - یہ امر مسلمہ ھے کہ ھندوستان ایک زراعتی ملک ھے - فائیو ایر پلان بنایا جاتا ھے - گرو مور فوڈ کی اسکیمیں نکالی جاتی ھیں - لیکن انکو عملی جامہ پہنانیکے لئے امریکن مشینری یا باھر کا سامان ھی کافی نہیں - ان اسکیموں کو کامیاب بنانے والے جانور ھی ھیں - میں نے اس بارے میں تجزیہ کیا ھے - سنہ ۱۹۳۵ع میں ورکنگ کیٹل (Working Cattle) ۲٫۴ تھا اور سنہ ۱۹۵۱ع میں ۱٫۷ ورکنگ کیٹل ھے - اس طرح اس مدت میں ۵۰ فیصد کی کمی ھوگئی ھے - ھمیں یہ دیکھنا ھے کہ آخر جانوروں میں کمی کیوں ھوتی جارھی ھے - اسکے کئی اسباب ھیں - میں یہ کہونگا کہ ھمارے پاس ھر دیہات میں کم از کم ایک بریڈنگ بل (Breeding bull) اور ۵۰ مختلف دیہاتوں کے گروپ کیلئے ایک ڈسپنسری ھونی ضروری ھے - ھمارے متصلہ علاقے ایسٹ خاندیس میں وھاں کی حکومت نے اس بات کی کوشش کی ھے کہ ھر دیہات میں کم از کم ایک بریڈنگ بل فراھم کیا جائے - اسکے اخراجات وھاں کی حکومت برداشت کرتی ھے - اس سے کاشتکاروں کو ایک طرح کی ترغیب ھوتی ھے کہ وہ اچھی نسل کے جانور رکھیں - اس سے زرعی معیشت میں اضافہ کریں - اس سوال کی جانب حکومت کو تیزی سے توجہ کرنے کی ضرورت ھے - مرھٹواڑہ میں اس پر توجہ نہ کرنے سے جو اثر ھورھا ھے وہ میں آپ کو بتاؤنگا کہ اضلاع اورنگ آباد بیڑ اور عثمان آباد میں اسکیرسٹی (Scarcity) کے حالات میں ھزاروں لاکھوں جانور مرگئے اور لاغر ھوگئے - متعدی امراض کے زمانے میں ڈاکٹروں کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں رھتا - سارے ضلع کیلئے ایک ڈاکٹر کیا کرسکتا ھے - وہ پورے دیہات پھر بھی نہیں سکتا - انکی افیشنسی (Efficiency) کے بارے میں بھی کافی شکایت ھے - ھم

چاھتے ھیں کہ اس بارے میں تیزی کے ساتھ ترقی کیجائے ۔ جانوروں کی پرورش اور انکی نسل کو بڑھانے کیلئے مختلف بریڈنگ سنٹرس کا انتظام کیا جانا ضروری ھے ۔

مجھے یہ بات بھی ھاؤس کے سامنے رکھنا ھے کہ ھمارے پاس دودھ کی مقدار گھٹتی جارھی ھے ۔ ۱۹۴۰ع میں ۱۰۰ آدمیوں کیلئے دودھ دینے والے (۹) جانور تھے ۔ اور ھر سو پر ۶ جانور آتے ھیں ۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ھے کہ عوام کو کتنا دودھ مل سکتا ھے ۔ ڈپارٹمنٹ کو اس بارے میں بھی غور کرنا چاھئے ۔ بریڈنگ سنٹرس کے بارے میں جیسا کہ ابھی ایک آنریبل ممبر نے ذکر کیا منیر آباد میں ایک سنٹر قائم کیا جارھا ھے ۔ میں کہونگا کہ ھر ضلع کے مستقر پر ایسے سنٹرس نہونے کی وجہ سے خاطر خواہ فائدہ نہیں ھورھا ھے ۔ ایسے مقامات جہاں کی زمین زرخیز ھو اطراف و اکناف کئی دیہات ھوں وھاں سنٹرس قائم کئے جاسکتے ھیں ۔ یہ کاشتکاروں کیلئے ترغیب کا باعث ھوتا ھے وٹرنری ڈپارٹمنٹ کے کام حیدرآباد سٹی میں بتلائے جاتے ھیں لیکن دیہاتوں میں تو اس ڈپارٹمنٹ کا وجود "نہیں" کے برابر ھے ۔ حمایت ساگر اور دوسری پالیسی کا ذکر کرونگا ۔ لیکن اورنگ‌آباد میں تو نمونے کے طور پر بھی اسکا انتظام نہیں ھے ۔ بریڈنگ کے سلسلے میں خاص توجہ کرنے کی ضرورت ھے ۔ اگر اتنے زیادہ بلس کا فی‌الوقت انتظام نہ کیا جاسکتا ھوتو جدید طریقہ کے ذریعہ جو انجکشن دئے جاتے ھیں ان کا معقول انتظام ھونا چاھئے ۔ لیکن اس بارے میں کوئی توجہ نہ ھونے سے ھماری زرعی معیشت کیلئے میں کافی خطرہ محسوس کررھا ھوں ۔

میرا دوسرا کٹ‌موشن کوآپریٹیو کے بارے میں ھے ۔ کوآپریٹیو موومنٹ کے پرنسپلس (Principles) کے بارے میں تو مجھے اختلاف نہیں ھے ۔ لیکن حیدرآباد میں جب تک کنٹرول کی چیزیں کوآپریٹیو کے سپرد تھیں کم ازکم اس وقت تک تو انہیں کافی ترقی کرنا چاھئے تھا ۔ اجناس خوردنی اور آھنی اشیاء جن پر حکومت کا کنٹرول تھا انہیں کوآپریٹیوز تقسیم کرتی تھیں ۔ لیکن اب کنٹرول برخاست ھوچکا ھے ۔ اس سے کوآپریٹیو کاروبار لکویڈیشن (Liquidation) میں آچکے ھیں ۔ اس محکمہ میں پہلے جو بدعنوانیاں تھیں انکی تنقیح ھونی چاھئے تھی نہیں ھوئی ۔ آج ایسے کئی ٹاکز ھیں جن میں کافی تغلب ھوچکا ھے ۔ محکمہ نے ثالثی کے ذریعہ ان سے رقم وصول کرنے کا انتظام تک نہیں کیا ۔ بہت سے حضرات سیاسی حالات کے تحت یہاں سے باھر چلے گئے ھیں ۔ ان سے بھی لاکھوں کروڑوں روپیے مجموعی طور پر وصول ھونے ھیں ۔ لیکن حکومت نے کوئی ایسی مشینری مقرر نہیں کی ھے جو ان عوامی کاروبار کی برابر جانچ کرسکے ۔ اسکے لئے انسپکٹرس تو مقرر کئے جاتے ھیں ۔ لیکن وہ خاطر خواہ کام نہیں کررھے ھیں ۔ اور نہ جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کو سزائیں دیجاتی ھیں ۔ اس کا نتیجہ یہ ھوتا ھے کہ عوام میں ایک ڈی مارالائیزیشن (Demoralisation) آگیا ھے ۔ بعض مقامات پر یہ حال ھے کہ ۱۰ سال سے اب تک شیرس بھی تقسیم نہیں ھوئے ھیں اور نہ منافع تقسیم ھوا ھے ۔ اب توجہ دلانے پر کچھ جنبش ھوئی ھے ۔ اس کی وجہ یہ ھے کہ نگرانی کرنے والے محکمہ

کی کارکردگی ٹھیک نہیں ہے - اس سے کام چلنے والا نہیں - کیونکہ اس عمل سے عوام میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ کوآپریٹیو سوومنٹ سے کوئی فائدہ نہیں اور وہ اس سے منھ موڑ لیتے ہیں - آئندہ ٹیننسی رفارمس کے تحت بھی آپ کوآپریٹیو کے ذریعہ زراعتی کاروبار کروانا چاہتے ہیں - لیکن جب عوام کی خود غرضی اور جہالت کی وجہ سے کوآپریٹیوز کا یہ انجام ہورہا ہوتو میں نہیں سمجھتا کہ زرعی انجمنیں بھی اس ذہنیت میں قائم ہوکر کسطرح کامیاب ہوسکتی ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ ڈپارٹمنٹ کے انسپکٹرس عوام اور کسانوں کو کوآپریٹیوز کی اہمیت سے واقف کرائیں - کوآپریٹیوز صحیح طریقہ پر نہ چلنے کی وجہ سے دیہی عوام اور زرعی طبقات میں ان کی طرف سے برے خیالات پیدا ہوچکے ہیں - اس سے حکومت کی پالیسی متاثر ہوتی ہے - ایسے حالات میں کوآپریٹیو فارمنگ کی اسکیمیں بھی کامیاب نہوسکینگی - حکومت کو چاہئے کہ وہ دیہاتوں میں اپنے آرگنائیزرس کو بھیجکر عوام کو کوآپریٹیو سوومنٹ سے واقف کرائے - میں سمجھتا ہوں کہ ڈپٹی منسٹرس دیہی زندگی سے بخوبی واقف ہیں لہذا وہ اس بارے میں سخت سے سخت نگرانی رکھنے کی پالیسی بنائیں تاکہ کوآپریٹیو ڈپارٹمنٹ کو صحیح طریقہ پر چلایا جائے - اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

شری جے - آنند راؤ - مسٹر اسپیکر سر - ابھی ابھی کوآپریٹیو سوسائٹیز کے تعلق سے ایک آنریبل ممبر نے جو نقائص بیان کئے ہیں اون کے تبصرہ کے بعد مجھے خاص طور پر اس ضمن میں کچھ کہنا نہیں ہے - ہم صرف اس کے خواہشمند ہیں کہ کوآپریٹیو سوسائٹیز زیادہ سے زیادہ ترقی کریں لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس میں ناکامی ہو رہی ہے - اسسٹنٹ رجسٹرار کے تعلق سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ رجحان یہ ہونا چاہئے کہ ہم زیادہ سے زیادہ لوگوں کی سیوا کریں اور عوام سے لوٹ کھسوٹ کرنے کا موقع نہ رہے - اسی رجحان کے تحت ہم کوآپریٹیو سوسائٹیز کو بڑھا رہے ہیں - اس لحاظ سے میں کہوں گا کہ اسسٹنٹ رجسٹرار کا یہ فریضہ ہے کہ وہ شیر ہولڈرس کو انکریج (Encourage) کرنے کی کوشش کریں اور کوآپریٹیو سوسائٹیز کو آگے آگے بڑھانے کی کوشش کریں - عوام سے اور شیر ہولڈرس سے خاص طریقہ پر ملنساری کا برتاؤ کریں اور خوش اخلاقی سے پیش آئیں - اس کے لئے اون لوگوں کو ٹریننگ دی جانی چاہئے کہ شیر ہولڈرس کے ساتھ اون کو کس قسم کا برتاؤ کرنا چاہئے - اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

شری بھگونت راؤ گاڑ ہے - جو ڈیمانڈس پیش کئے گئے ہیں - اوس سلسلہ میں مباحث ہوئے اور جو باتیں اس وقت کہی گئی ہیں اور جو اعتراضات کئے گئے دیں میں اوس سلسلہ میں دو تین چیزیں کہنا چاہتا ہوں - چند کٹ موشنس آنریبل ممبرس نے پیش کئے ہیں لیکن میں ان کا مشکور ہوں کہ جو نئی اسکیم پیش کی گئی ہے اوس کا سواگت کرتے ہوئے انہوں نے حوصلہ افزائی کی ہے - اس پر جو تنقید کی گئی ہے اوس کے متعلق میں کچھ کہوں گا - ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ مڈیکل موبائیل اسکواڈ (Medical Mobile Squad) جس طرح ہے اوسی طرح وٹرنری موبائیل اسکواڈ

(Veterinary Mobile Squad) بھی ہونا چاہئے ۔میں یہ کہوں گا کہ ابتداء میں
و اسکیم لائی جاتی ہے اوس کے امپلیمنٹیشن (Implementation) سے پہلے اس پر
اعتراض کرنا مناسب بات نہیں ہے۔ شروع ہی سے بدگمانی سے نہ دیکھئے۔ بلکہ انتظار کیجئے
اور دیکھئے کہ جو چیزیں اس میں رکھی گئی ہیں ان کا اچھے سے اچھا استعمال کیا جاتا
ہے یا نہیں ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ بہترین طریقہ سے ان کا استعمال کیا جائیگا ۔
یہ بھی کہا گیا کہ پورے اسٹیٹ میں ایک دو جگہ موبائیل اسکواڈ قائم کئے گئے ہیں
جو ناکافی ہیں۔ لیکن بات یہ ہے کہ فینانس کی کمی کی وجہ سے ابتداء میں تھوڑی تعداد
میں شروع کئے گئے ہیں کیونکہ اس کی ضرورت ایک عرصہ سے محسوس کی جا رہی تھی ۔
مطلب یہ ہے کہ ایسے موبائیل اسکواڈ اسٹیٹ کے ایک ایک حصہ میں رکھکر اس کا جو
کام ہے اوس کی تبلیغ کی جائے ۔ اس کے بعد جیسے جیسے ہمیں فینانسس (Finances)
ملتے جائیں گے دوسری جگہوں پر بھی ایسے موبائیل اسکواڈس قائم کئے جائیں گے ۔
اور آئندہ سال ان میں کافی اضافے کی کوشش کی جائے گی ۔

کیٹل بریڈنگ کے بارے میں بھی کچھ کہا گیا ہے ۔ اس سلسلہ میں گورنمنٹ کی پالیسی
یہ ہے کہ ہر فارم کو سلف سفیشینٹ (Self sufficient) بنایا جائے ۔ اس نقطہ نظر سے کام
کیا جا رہا ہے ۔ جب کوئی کام ابتدا میں شروع کیا جاتا ہے تو ریکرنگ اینڈ نان ریکرنگ
(Recurring and non-recurring) دونوں قسم کے اکسپنسس (Expenses)
ہوتے ہیں لیکن بعد میں اتنا خرچ نہیں ہوتا ۔ جو فارم اس قسم کے چل رہے ہیں ان
میں سے ایک ہنگولی میں ہے اور ایک اودگیر میں ۔ اودگیر میں آپ جاکر دیکھیں تو معلوم
ہوگا کہ وہاں کافی ترقی ہوئی ہے ۔ دیونی نسل کے مویشی کی تعداد ہمارے ہاں بڑھ رہی ہے ۔
وہاں جو بلس (Bulls) تیار ہوے ہیں اونہیں آل انڈیا اکزیبیشن (All India Exhibition)
میں پہلا انعام ملا ہے اور وہ اول نمبر کے قرار دئے گئے ہیں ۔ اس لحاظ سے میں کہوں گا
کہ جو کام ہو رہا ہے یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ پورا کام ہوگیا ہے لیکن جس حد تک
بھی ہوا ہے وہ کافی ہوا ہے ۔ ہمارے اسٹیٹ کے لحاظ سے جتنا کام ہونا چاہئے تھا
اتنا تو نہیں ہوا تاہم کافی کام ہوا ہے ۔ اور مزید ترقی کی کوشش کی جا رہی ہے ۔
مویشیوں کی افزائش کی کوشش کی جا رہی ہے خاص خاص نسل کے جو بلس رکھے گئے ہیں
ان کے ساتھ ساتھ آرٹیفیشل انسمنیشن (Artificial insemination)
کا انتظام بھی کیا گیا ہے ۔ مالوی دیونی ، کرشنا ویلی اور قندھاری نسل کی افزائش
کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ اس لئے جو شبہ ظاہر کیا گیا ہے وہ صحیح نہیں ہے ۔ جو
رقم منظور کی گئی ہے وہ ہرگز ضائع نہیں کی جائے گی بلکہ اوس کا ٹھیک ٹھیک
طور پر استعمال کیا جائیگا ۔

لائیو اسٹاک آفیسرس (Live Stock officers) کے بارے میں بھی کہا گیا ہے اور
خاص طور پر کریم نگر کے بارے میں آنریبل ممبر کو تشویش ہے کہ وہ خالی بیٹھے
ہوئے ہیں ۔ لیکن بات یہ ہے کہ اسٹاک میں جب تک ان کو نہ دیئے جائیں

وہ سروے کا پورا کام نہیں کرسکتے - اس لحاظ سے اب (۲۰) آدمی مقرر کئے جائیں گے - ظاہر ہے کہ اس اسکیم میں لائیو اسٹاک آفیسرس کا تقرر آپ نے نہیں دیکھا ہوگا - ملک کے اون حصوں میں جہاں سروے نہیں کیا گیا ہے جہاں ضرورت ہو ان کو بھیج کر کام کا آغاز کیا جائیگا - لیکن میں یہ کہنے کے موقف میں نہیں ہوں کہ ان کو کہاں بھیجا جائے گا - ان کو تلنگانے میں بھیجا جائے گا یا کہاں میں نہیں بتاسکتا، حالات کے لحاظ سے عمل کیا جائیگا - ممکن ہے کہ انہیں تلنگانے میں روانہ کیا جائے -

اسکے بعد کوآپریٹیو کے سلسلہ میں چند باتیں کہی گئی ہیں - کوآپریٹیو ڈپارٹمنٹ کی طرف دیکھنے کے جو طریقے ہیں ان میں تبدیلی کی ضرورت ہے - عام طور پر یہ تصور کیا جاتا ہے کہ کوآپریٹیو سوسائیٹی حکومت کا کوئی صیغہ ہے - جسطرح تحصیلدار مال کے تحت اور منصف محکمہ عدالت کے تحت ہوتے ہیں یہ سمجھا جاتا ہے کہ کوآپریٹیو سوسائیٹی بھی حکومت کا ایک ماتحت محکمہ ہے - حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ کوآپریٹیو سوسائیٹیز انڈیپنڈنٹ (Independent) ہیں - انکے اپنے رولس ہیں انکے بائی لاز (Bye-laws) ہیں جنکے تحت وہ کام کرتی ہیں - صرف حیدر آباد ہی میں نہیں بلکہ بھارت کے ہرحصہ میں یہ اٹانمس باڈی (Autonomous body) کی حیثیت سے کام کرتی ہیں - کوآپریٹیو ڈپارٹمنٹ کے آفیسرس کو گورنمنٹ کی جانب سے عام نگرانی کرتے ہیں لیکن اندرونی نگرانی اور انتظامات کا جہاں تک تعلق ہے اسمیں گورنمنٹ کا کوئی دخل نہیں ہے - سوسائیٹیز چاہیں تو آڈٹ بھی آڈیٹر (Auditor) کے ذریعہ کرائیں یا کسی چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ (Chartered Accountant) کے ذریعہ کرائیں کوئی پابندی نہیں ہے - شائد آنریبل ممبر اس سے واقف نہ تھے یا واقف ہوتے ہوئے بھی نکتہ چینی کے وقت یہ بھول گئے تھے کہ کوآپریٹیو سوسائیٹیز کے معاملات میں گورنمنٹ کا کوئی دخل نہیں ہے اور بلاوجہ بدعنوانیوں کی ذمہ داری گورنمنٹ پر عائد کی جاتی ہے - ابتدائی حالات میں گورنمنٹ ایک حد تک اپنی نگرانی رکھتی ہے - لیکن میں کہونگا کہ جو خرابیاں ہیں ان کو ہم قریب سے دیکھنے کی کوشش کریں اور انکو دور کرنے کی جانب مائل ہوں تو اس بارے میں نکتہ چینی کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی - بجائے اسکے باشعور لوگ اسکے درپئے رہتے ہیں کہ خرابیاں تو دور نہ کریں لیکن بیجا نکتہ چینی کیا کریں - کوآپریٹیو سوسائیٹیز کی اصلاح انسپکٹرس یا اسسٹنٹ رجسٹرار نہیں کرسکتے بلکہ اس سوسائیٹی کی اصلاح کرنا خود شیر ہولڈرس کا کام ہے - جہاں دیکھئے سوسائیٹی کے مسائل کو دو طرح سے دیکھنے کی کوشش کیجاتی ہے ایک تو سیاسی نقطہ نظر سے اور دوسرے معاشی نقطہ نظر سے - جن لوگوں کا ذاتی مفاد متاثر ہوتا ہے یا شخصی مفاد کے حاصل کرنے میں رکاوٹ ہوتی ہے وہ ان سوسائیٹیز کے خلاف ہوجاتے ہیں اور بیجا طور پر ان سوسائیٹیز کو بدنام کرنے اور انکی بدنامی کو فروغ دینے کی کوشش کرتے ہیں - اور دوسرے وہ لوگ ہیں جنکے سیاسی مقاصد پورے نہیں ہوتے - ایسے لوگ بھی کوآپریٹیو سوسائیٹیز کو کسی نہ کسی طرح پیچھے ڈھکیلنے کی کوشش کرتے ہیں - میں

اون آنریبل ممبرس کو جنہیں ان امور سے دلچسپی ھے دعوت دونگا که وہ ھر کوآپریٹیو سوسائیٹی کو جو اون کے اپنے علاقے میں واقع ھے درست کرنے کی کوشش کریں ۔ اور ون سیاسی خیالات کو جن سے سوسائیٹیز کو نقصان پہنچ رھا ھے دور کردیں . . . .

شری سی ایچ ۔ وینکٹ رام راؤ ۔ سیاسی جماعت کے جن لوگوں سے نقصان پہنچ رھا ھے شائد وہ آپ ھی ھیں ۔

شری بھگونت راؤ گاڑھے ۔ میں آپکو نہیں کہہ رھاھوں بلکه ھر ایک سیاسی پارٹی کے لوگوں سے متعلق کہہ رھاھوں جو اپنے ذاتی مفاد رکھتے ھیں اور سوسائیٹی کے کام میں سیاست کو لاتے ھیں ۔

شری کے ۔ وینکٹ رام راؤ (چنا کنڈور) ۔ شائد آپ ھی کا مفاد ھوگا ۔

Mr. Speaker : Order, order, it is not an insinuation agaisnt any party.

شری بھگونت راؤ گاڑھے ۔ میں نے کسی خاص پارٹی سے متعلق نہیں کہا ھے ۔ میں نے ان وجوھات کا اظہار کیا جن کے تحت کوآپریٹیو موومنٹ آگے نہیں بڑھ رھی ھے ۔ محض لپ سمپتھی (Lip sympathy) بتا کر اور اسمبلی میں آکر یه کہہ دینے سے که کوآپریٹیو سوسائٹیز آگے نہیں بڑھ سکتیں ۔ کتنے آنریبل ممبرس ھیں جو نہیں بڑھ رھی ھیں کوآپریٹیو سوسائیٹی آگے نہیں بڑھ سکتیں ۔ کتنے آنریبل ممبرس ھیں جو کوآپریٹیو سوسائٹیز کی برائیاں تو کرتے ھیں اون کی خامیاں گناتے ھیں لیکن خود کوآپریٹیو سوسائیٹی کے ممبر بن کر اون برائیوں کو دور کرنے کی کوشش نہیں کرتے ۔ ایک اور چیز جو اسسٹنٹ رجسٹرار اور انسپکٹرس کے متعلق کہی گئی ھے اس کے بارے میں یه نہیں کہوں گا که وہ ٹھیک ھیں یا برے لیکن میں یه کہنا چاھتا ھوں که ھم محض ان پر بھروسه کرکے کوآپریٹیو سوسائٹیز کے کاروبار کو درست نہیں کرسکتے بلکه کچھ ھمیں بھی کرنا چاھئے ۔ اس وقت فائیو ایر پلان کے تحت جو کام کیا جا رھا ھے اوس کے لئے جو عمله ھے جو اسٹاف ھے وہ ناکافی ھے اس کو بڑھانے کی کوشش کی جا رھی ھے لیکن انتظامی کام کے لحاظ سے موجودہ اسٹاف ناکافی ھے ۔ اس لحاظ سے میں کہوں گا که اس کے لئے جو مطالبه پیش کیا گیا ھے اس کو منظور کرنے میں تامل نہیں ھونا چاھئے ۔ ایک اور چیز جس پر میں توجه دلانا چاھتا ھوں وہ یه ھے که آپ کے جو سجیشنس (Suggestions) ھیں ان کو پورا کرنے کی پوری کوشش کی جائیگی ۔ جہاں تک ممکن ھوسکے زیادہ سے زیادہ تعمیری کام کئے جائیں گے تاکه ویٹرنری ڈپارٹمنٹ اور کوآپریٹیو ڈپارٹمنٹ کی زیادہ سے زیادہ ترقی ھوسکے ۔ میں سمجھتا ھوں که موشنس فار ریڈکشن (Motionsfor reduction) جس غرض کے تحت لائے گئے تھے اوس کی تکمیل ھوچکی ھے اس لئے میں آنریبل ممبرس سے درخواست کرتا ھوں که اپنے اپنے کٹ موشنس واپس لیکر ڈیمانڈس کو منظور فرمائیں ۔

Demand No. 34—*Major Head* 41-*Veterinary F*—3.—*Rs.* 2,50,000

Mobile squads

Shri Ch. Venkatrama Rao : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Inefficient working of the Veterinary Dept.

Shri B. D. Deshmukh : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Demand No. 34—*Major Head* 41 *Veterinary F*—3 *Rs.* 2,50,000

Mr. Speaker : The question is :

" That a sum not exceeding Rs. 2,50,000 under Demand No. 34–(Major head 41 Veterinary F—3)–be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

The motion was adopted

Demand No. 35—*Major Head* 42—*Co-operation B*—(2)—*Rs.* 1,00,000

Development Schemes

Mr. Speaker : The question is :

"That the grant under Demand No. 35 be reduced by Rs. 100."

The motion was, negatived.

Functions of the Asst. Registrars

Shri J. Anand Rao: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn

Functions of the Inspectors of the Co-operative Department.

Mr. Speaker: The question is:

"That the grant under Demand No. 35 be reduced by Rs. 100".

The motion was negatived.

Mr. Speaker: The question is:

" That a sum not exceeding Rs. 1,00,000 under Demand No. 35–(Major head 42 Co-operation B–(2)–)–be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

The motion was adopted.

Supplementary Demands for Grants for the year 1953-54

Supplementary Demand No. 1 (*i*)

General Administration—Home Department Rs. 4,425

The Minister for Finance, Statistics, Commerce & Industries: (Shri V. K. Koratka5 I beg to move:

"That a further sum not exceeding Rs. 4,425 under Supplementary Demand No. 1 (*i*) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

Mr. Speaker: Motion moved.

Supplementary Demand No. 1 (*ii*)

General Administration—Department of Information and Public Relations Rs 3,500

Shri V. K. Koratkar : I beg to move :

"That a further sum not exceeding Rs. 3,500 under Supplementary Demand No. 1 (*ii*) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

Mr. Speaker : Motion moved.

Supplementary demand No. 2

Miscellaneous Departments—Rs. 2,50,000

Shri V. K. Koratkar : I beg to move :

"That a further sum not exceeding Rs. 2,50,000 under Supplementary Demand No. 2 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

Mr. Speaker : Motion moved.

چیف منسٹر صاحب کے یہ تین ڈیمانڈس جن کو فینانس منسٹر پیش کئے ھیں ان پر کوئی موشن فار ریڈکشن نہیں ھے - لیکن پھر بھی اگر کوئی آنریبل ممبر بحث کرنا چاھتے ھیں تو کرسکتے ھیں - ابھی ڈسکشن نہ ھو تو میں ابھی ڈیمانڈس کو ووٹ پر رکھوں گا -

(Shri B. D. Deshmukh rose in his seat)

مسٹر اسپیکر - اگر واقعی کچھ کہنا ضروری ھو تو کہئے ......

شری بی - ڈی - دیشمکھ - کٹ موشن پیش نہ کرکے ھاؤز کا کافی کام کم کیا گیا ھے - اس لئے مجھے پانچ منٹ دئے جائیں تو مناسب ھوگا -

مسٹر اسپیکر - مجھے ٹائم دینے میں کوئی عذر نہیں ھے - چونکہ کٹ موشنس نہیں آئے ھیں اس لئے میں یہ پریزیوم (Presume) کرتا ھوں کہ ان ڈیمانڈس پر کسی کو کوئی

اعتراض نہیں ھے - اسکے باوجود اگر کوئی ان ڈیمانڈس پر جنرل ڈسکشن کے طور پر کچھ کہنا جاھے ھیں تو کہہ سکتے ھیں -

شری بی - ڈی - دیشمکھ - چونکہ ھوم ڈپارٹمنٹ پر جتنا بھی بولا جائے کم ھے اور اس کے لئے آئندہ بولنے کا موقع نہیں ھے - اس لئے ....

श्री. वि. के. कोरटकर:—होम डिपार्टमेंट की मांग आगे आ रही है अुस वक्त आपको बोलने के लिये मौका है। अिस डिपार्टमेंट पर तो मेहरबानी कीजिये।

شری بی - ڈی - دیشمکھ - اچھی بات ھے ووٹ پر رکھئے -

Supplementary Demand No. 1 (i)

General Administration-Home Department–Rs. 4,425

Mr. Speaker: The Question is:

"That a further sum not exceeding Rs. 4,425 under Suplementary Demand No. 1 (*i*) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March 1954. The Demand has the recomendation of the Rajpramukh."

The motion was adopted.

Supplementary Demand No. 1 (ii)

General Administration - Department of Information & Public Relations--Rs. 3,500.

Mr. Speaker: The Question is:

"That a further sum not exceeding Rs. 3,500 under Supplementary Demand No. 1 (*ii*) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of RMarch 1954. The Demand has the recommendation of the ajpramukh."

The Motion was adopted.

Supplementary Demand No. 21–MiscellaneousDepartments Rs. 2,50,000

Mr. Speaker: The Question is:

"That a further sum not exceeding Rs. 2,50,000 under Supplementary Demand No. 2 be granted to the Raj-pramukh to defray the several charges that would come for

payment during the course of the year ending 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

The Motion was adopted.

Supplementary Demand No. 1 (*iv*)

General Administration –Assembly–Rs. 37,000

The Minister for Local Govt, Education and Legislative Assembly (Shir Gopal Rao Ekbote): I beg to move:

"That a further sum not exceeding Rs. 37,000 under Supplementary Demand No. 1 (iv) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that wou'd come for payment during the course of the year ending 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker: Motion moved.

(*Pause*)

Mr. Speaker : There are no cut motions: The Question is : " That a further sum not exceeding Rs. 37,000 under Supplementary Demand No. 1(iv) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of Mar h 1954. The Demand has recommendation of the Rajpramukh. "

The Motion was adopted.

Supplementary Demand No. 3–Loan to Hyderabad State Bank Rs. 5,00,00,000

Shri V. K. Koratkar: I beg to move:

That a further sum not exceeding Rs. 5,00,00,000 under Supplementary Demand No. 3 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March 1954. The Demand has the recommendatoin of the Rajpramukh"

Mr. Speaker: Motion moved,

شری آر - بی - دیشمکھ - (گنگا کھیڑ) - مسٹر اسپیکر سر - اس ڈیمانڈ کے بارے میں میں دو تین چیزیں کہوں گا - آپ ٥ کروڑ کی رقم حیدرآباد اسٹیٹ بنک کو جو دے رہے ہیں وہ کس بیسس پر (Basis) دئے ہیں اور کس انٹرسٹ (Interest) پر دئے ہیں - معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے یہ رقم سوا پرسنٹ یا ڈیڑھ پرسنٹ پر دی ہے - اس کو تین پرسنٹ انٹرسٹ پر بھی دیا جاسکتا تھا - اتنے کم انٹرسٹ پر گورنمنٹ نے جو رقم حیدرآباد اسٹیٹ بنک کو دی ہے وہ کس کو پوچھ کر دی ہے - عوام کی منظوری کے بغیر کیوں یہ رقم دی جا رہی ہے - اگر زیادہ سود پر یہ رقم دوسری جگہ دیجاتی تو تقریباً ١٠ لاکھ کا سود وصول ہوتا - گورنمنٹ کو اس کی وجہ سے نقصان ہورہا ہے - گورنمنٹ نے حیدرآباد اسٹیٹ بنک کو جو پانچ کروڑ کی رقم دی ہے وہ کن وجوہات کے تحت دی ہے ؟ اگر کسی خاص وجہ سے دی ہے تو اتنی سہولتوں کے ساتھ یہ رقم کیوں دی گئی ہے - میں آنریبل فینانس منسٹر سے اس کی وضاحت چاہتا ہوں -

श्री. वि. के. कोरटकर :—अिस चीज का तफसीली जवाब मैं अपनी स्पीच में पहले ही साफ तौर से दे चुका था। अुस वक्त मैंने कहा था कि अिस बारे में सप्लीमेंटरी डिमांडस् में बाद में रखूंगा। वाकया यह है कि ५ करोड रुपया हमें बॅंक में, या अैसी जगह, रखना था जो अैन वक्त पर हमको मिल सके। और अिस सूरत में अभी जो सव्वा रुपया व्याज मिल रहा है अुससे ज्यादा कहीं भी व्याज नहीं मिल सकता। ज्यादा व्याज पर रक्कम लगाअी जाय तो सिक्यूरिटीज में ही लगाअी जा सकती है। लेकिन सिक्यूरिटीज में रक्कम लगायें तो रक्कम की जरूरत पडने पर सिक्यूरिटीज को बेचना पडता है और रकम कम होने का अंदेशा रहता है क्यों कि करोड डेढ करोड की सिक्यूरिटीज बाजार में गअी तो सिक्यूरिटीज की कीमत कम हो जाती है। अिसलिये भी यह रक्कम बॅंक में दी गयी। दूसरी बात यह है कि यह जो रक्कम हमने बॅंक में रखी है वह अगला हिसाब देखकर महफूज रखने के लिये रखी है। रेलवे में हमारा जो डिपाजिट था, और पोस्ट ऑफिस में जो डिपाजिट था, वह हमें गवर्नमेंट ऑफ अिंडिया को रिजर्व्ह अिंटीग्रेशन के साथ ही देना चाहिये था, जो कि हमने अब तक नहीं दिया हैं। अुसका हिसाब किताब हमारे से होना हैं, अिसके अतिरिक्त दूसरे भी हिसाब किताब होने के हैं। अुनमें जल्दी करने के लिये हमने अपनी तरफ से यह तसफिया कर लिया है कि यह रक्कम गवर्नमेंट ऑफ अिंडिया को बतायेंगे तो हमारा हिसाब किताब जल्दी हो जायगा, अुस समय देना हो तो अैन वक्त पर हमको रक्कम मिलनी चाहिये। अिसलिये यह तरीका निकाला गया कि यह रक्कम बॅंक में रहे और अुस हालत में हम गवर्नमेंट ऑफ अिंडिया को कह सकते हैं कि अकसातसे आप बॅंक से वह अपनी रक्कम ले सकते हैं। अिससे हमको कुछ सूद भी मिलेगा और हमारी रक्कम भी महफूज रहेगी। अिन सब चीजों का ख्याल करें तो काफी फायदा हुआ है। आखिर में मैं फिर कहूंगा कि पांच करोड जैसी रक्कम मार्केट में कर्ज की तरह देने के बाद अिससे ज्यादा सूद कोअी नहीं देता जिसका कि स्टेट बॅंक ने वायदा किया है।

Mr. Speaker : The Question is :

"That a further sum not exceeding Rs. 5,00,00,000 under Supplementary Demand No. 3 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.

The motion was adopted.

Supplementary Demand No. 4—Taccavi Advances to Agriculture Department—Rs. 1,04,20,152

The Minister for Agriculture, Supply, Planning and Development (Dr. Chenna Reddy) : I beg to move :

" That a further sum not exceeding Rs. 1,04,20,152 under Supplementary Demand No. 4 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker : Motion moved.

ڈاکٹر چنا ریڈی ۔ یہ ڈیمانڈس ھاؤز میں پیش کرنے کے بعد جب تفصیلات کاجائزہ لیا تومعلوم ھوا کہ ھم صرف ۰۰ لاکھ خرچ کررھے ھیں اور مابقی رقم کو اس سال کے ختم ھونے سے پہلے پھر سے پیش کرنے کی ضرورت ھوگی ۔ میں اتنا ھی عرض کرنا چاھتا تھا ۔

Mr. Speaker : The Question is :

" That a further sum not exceeding Rs. 1,04,20,152 under Supplementary Demand No. 4 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh. "

The Motion was adopted.

Supplementary Demand No. 1 (iii) *—Elections—Rs.* 20,790

The Minister for Home, Law and Rehabilitation (Shri D. G. Bindu) : I beg to move :

" That a further sum not exceeding Rs. 20,790 under Demand No. 1(iii) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh ".

Mr. Speaker : Motion moved.

شری بی ۔ ڈی ۔ دیشمکھ ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ جیسا کہ میں نے ابھی یہ خیال ھاؤز کے سامنے رکھا تھا کہ سپلیمنٹری ڈیمانڈس پر بولتے ھوئے وھی خیالات جن کا پہلے اظہار

کیا جاچکا ھے دوبارہ دھرانے کی ضرورت نہیں - لیکن ھم دیکھتے ھیں کہ پولیس ڈپارٹمنٹ کے بارے میں آنریبل منسٹر فار ھوم کو متعدد مرتبہ توجہ دلانے کے ان کے رویہ یا پالیسی میں ذرہ بھر بھی فرق نہیں آیا ھے - کل ھی کا واقعہ ھے کہ پرانی گرنی کے متعلق......

Mr. Speaker: This Demand relates to Elections and not to the Police Department. Therefore the hon. Member's speech should be relevant to that Demand.

شری بی - ڈی - دیشمکھ - باوجود اسکے کہ وہ الکشن سے متعلق ھے میں چاھتا تھا کہ کل کے واقعہ کی طرف آنریبل منسٹر کو توجہ دلاؤں - لیکن جیسی کہ چیر کی رولنگ ھے میں اب چند خیالات الکشن کے بارے میں آنریبل منسٹر متعلقہ کے سامنے رکھونگا - وہ یہ کہ الکشن کے سلسلہ میں پولیس ڈپارٹمنٹ کو جتنا امپارشل (Impartial) اور ایفیشنٹ (Efficient) ھونا چاھئے وہ اتنا نہیں ھے - خاصکر تلنگانہ کے بائی الکشنس اور حال ھی میں میونسپالٹی کے جو چند الکشنس ھوئے انکے بارے میں شکایات آنریبل منسٹر کے پاس پہنچیں - ایسے غنڈہ الیمنٹس (Elements) یا ان سوشیل الیمنٹس (Unsocial elements) جو الکشنس پر اثر ڈالتے ھیں - میں یہ نہیں کہتا کہ وہ کانگریس سے تعلق رکھتے ھیں اور الکشنس کے وقت ایک خطرناک صورت ال پیدا کردیتے ھیں - انکے تعلق سے پولیس ڈپارٹمنٹ کی یہ ذمہ داری ھے کہ وہ ان پر قابو رکھے - حضور نگر کے بائی الکشنس میں جو صورت حال رونما ھوئی میں اسکا اعادہ کرونگا - میں خود وھاں موجود تھا اور کامریڈ مخدوم محی الدین بھی تھے - ھم نے یہ کوشش کی کہ دیہاتیوں کو الکشنس کے سلسلہ میں چند الفاظ کہیں - ھم وھاں جاتے ھیں کچھ لوگ ھم سے معصومانہ انداز میں باتیں کرتے ھیں لیکن ان کی ان میں - صرف دو منٹ میں کئی آدمی نشے کی حالت میں وھاں آتے ھیں - اسطرح کی ایک منظم سازش پہلے سے وھاں کیگئی تھی - وھاں لاٹھی چارج ھوتا ھے اور وھاں کے ورکرس کو پکڑ کر لیجاتے ھیں - اس لاٹھی چارج میں ایک دو آدمیوں کو اتنے شدید ضرر آئے کہ انکا مرجانا بھی بعید از قیاس نہ تھا - اسوقت اتفاق سے آنریبل منسٹر فار اکسائز بھی حضور نگر میں موجود تھے انکے پاس ھم ان متضررین کو جنکی حالت بالکل نعش کی سی تھی لیجاتے ھیں رو باز پرس کرنے کی خواھش کرتے ھیں تو وہ یہ کہتے ھیں کہ انکو دواخانے میں رجوع کردیجئے - ھوسکتا ھے کہ اودھر کے لوگ پارٹی ان پور (Party in power) ھونے کی وجہ سے ایسا کہدیتے ھیں اور کسی ھمدردی کا اظہار نہیں کرتے لیکن میں کہونگا کہ ھمدردی اور انسان دوستی کا سلوک ھونا چاھئے تھا - انکو پارٹی پالٹکس کے لحاظ سے ھی سوچنا نہ چاھئے - جب وہ وھاں موجود تھے تو کیبینٹ کے ایک ممبر اور ذمہ دار ھستی ھونے کی حیثیت سے ان پر یہ لازم تھا کہ ان متضرر لوگوں کو دیکھتے اور ھمدردی کا اظہار کرتے - لیکن انہوں نے صرف یہ کہا کہ انہیں دواخانہ میں رجوع کردو - لیکن دوسرے روز ھم دیکھتے ھیں کہ غلط سلط اسٹیٹمنٹ (Statement) جاری

کیا جاتا ہے ۔ اسلئے ہم دیکھتے ہیں کہ پارٹی ان پور (Party in Power) کی جو پالیسی اور رویہ ہے وہ غیردانشمندانہ ہے ۔

اسکے علاوہ حال ہی میں سدی پیٹھ میں جو میونسپل الکشنس ہوئے اور وہاں جو حادثات ہوئے انکے بارے میں بھی میں توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ اس قسم کے واقعات کی پولیس پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کیونکہ یہ ممکن ہے کہ مختلف سیاسی پارٹیاں اپنے اصول اور تنظیم کو بھولکر ایسے واقعات کی مرتکب ہوں ۔ لیکن اسوقت پولیس کا یہ فرض ہے کہ ان پر کڑی نظر رکھے اور ایسی بدعنوانیاں نہ ہونے دیجائیں ۔

ان چند الفاظ کے ساتھ میں آنریبل منسٹر سے خواہش کرتا ہوں کہ کم از کم الکشنس کے زمانہ میں حالات کو قابو میں رکھنے کی کوشش کریں ۔

شری اے ۔ گروا ریڈی (سدی پیٹھ) ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ میں پرانی چیزوں کو دھرانا نہیں چاہتا لیکن سدی پیٹھ میں جو کچھ واقعہ گزرا ہے اس کو ھاؤز کے سامنے رکھنا ضروری سمجھتا ہوں ۔ میں یہ واضح کرنا چاہتاہوں کہ کس طرح الکشن کو امپارشیل کنڈکٹ (Impartial conduct) کرنے کے لئے حکومت تیار نہیں ہوتی ۔ وہاں عین الکشن کے زمانے میں آنریبل منسٹر فار سوشیل سرویس آتے ہیں اور مکانات کیلئے زمین تقسیم کرتے ہیں ۔ باؤلی کھدوانے کا وعدہ کرتے ہیں ۔ ایوان یہ بخوبی جان سکتا ہے کہ عین الکشن کے وقت یہ سب کچھ کیوں کیا اور کہا جاتا ہے ۔ اس کا مطلب صاف ہے کہ سوشیل سرویس ڈپارٹمنٹ کی جانب سے جو فسیلیٹیز (Facilities) ہریجنس کو دیجاتی ہیں وہ ووٹوں کے لئے دیجاتی ہیں ۔ نہ صرف یہ بلکہ حکومت کی مشنری کو بھی استعمال کیا جاتا ہے اور عہدہ داروں سے یہ کہلوایا جاتا ہے کہ لوگ کانگریس ہی کو ووٹ دیں ۔ پولیس ڈپارٹمنٹ کی جانب سے بھی سخت ناانصافی کی جاتی ہے اور کانگریس کی طرف سے غنڈوں کو لیکر پروسیشن پر حملہ کیا جاتا ہے ۔ ہم پولیس کو اطلاع دیتے ہیں تو وہ ان غنڈوں کو روکنے کی بجائے ہمارے فلاگس چھین لیتے ہیں اور ہمیں ڈسٹرس (Distress) کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ اس طرح امپارشیل الکشن کے نام پر جو جو کارگزاریاں کی جاتی ہیں وہ میں ھاؤز کے سامنے رکھنا چاہتا تھا ۔

شری جے ۔ رام ریڈی (نرساپور) ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ چونکہ سدی پیٹھ کے تعلق سے کچھ کہا گیا ہے اس وجہ سے میں کہنا چاہتا ہوں ۔ اس ڈیمانڈ کے تعلق سے ایوان کے سامنے چند معزز ارکان نے اپنے تاثرات ظاہر کئیے اور خاص طور پر سدی پیٹھ کا واقعہ ایوان کے سامنے لایا گیا ۔ یہ بیان کیا گیا کہ سوشیل سرویس منسٹر یا ڈپٹی منسٹر وہاں تشریف لاکر نہ صرف اراضیات تقسیم کرتے ہیں بلکہ ہریجنوں کو اور طور پر بھی ورغلاتے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل غلط ہے کیونکہ ہریجنوں کو اراضیات دینے کا واقعہ ایک سال قبل کا ہے ۔ ہم جانتے ہیں کہ وہاں توسیع آبادی کے تحت عرصہ سے انہیں

اراضی دینے کی ضرورت تھی۔ جب رنگا ریڈی صاحب وہاں تشریف لائے تو ڈپٹی کلکٹر کو بلا کر ان اراضیات کو دیکھنے کے بعد تصفیہ کیا گیا۔ اب یہ کہنا کہ الکشن میں ووٹس حاصل کرنے کی غرض سے یہ اراضیات دی گئی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ سراسر غلط ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ ایک سال قبل دی گئیں۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ ان کے محلے میں ہم گئے اور کانگریس کے ناتے انہیں کچھ سمجھایا۔ لیکن اراضیات دینے کا واقعہ غلط ہے۔

دوسری چیز میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کسی پر دباؤ نہیں ڈالا گیا لیکن یہ کتنے تعجب کی بات ہے کہ اب ایسا کہا جاتا ہے۔ میں خود سدی پیٹھ میں تین روز ٹھیرا تھا اور ہمارے بعض دوست بھی وہاں تھے۔ ایک مہذب اور تعلیم یافتہ شخص ہو کر غنڈہ گردی کرائی وہ اس طرح کہتے ہیں تو مجھے حیرت ہوئی۔ وہاں کانگریس کے تعلق سے فحش کلامی کی گئی اور جو پوسٹرس کانگریس کی جانب سے چسپاں کئے گئے تھے ان کے طرف کے لوگوں نے انہیں پھاڑنے کی کوشش کی۔ ان کو روکنے پر ہمارے ورکرس پر حملہ کیا گیا۔ خفیہ طور پر ان کے پاس جو جنبیہ تھا اس سے ہمارے ایک شخص کو ضرر پہنچا۔ ہم نے ڈی۔ یس۔ پی (D.S.P.) کو یہ واقعات بتلائے تو وہ موقع پر پہنچے ......

شری کے۔ وی۔ رام راؤ۔ آپ آرمس ایکٹ کے تحت کارروائی کرسکتے تھے۔

شری جے۔ رام ریڈی۔ ہم اسوقت چپ بیٹھے۔ کیونکہ اگر اسوقت گرفتار کیا جاتا تو یہ کہنے موقع تھا کہ ہمارے لوگوں کو الکشن کے وقت بھی گرفتار کیا جاتا ہے۔ یہ ہماری رواداری تھی کہ ہم خاموش بیٹھے۔ اسکے علاوہ میں یہ کہونگا کہ ہم جس وقت کسار گلی میں چٹس تقسیم کررہے تھے اور ووٹرس کو یہ سمجھا رہے تھے کہ آپ کا یہ نمبر ہے تو اسوقت آپ کی طرف سے لوگ مسلح ہو کر لٹ لیکر پہنچے۔ اسوقت ہمارے لوگ پریشان ہو گئے۔ اسوقت گروا ریڈی صاحب کو بلایا گیا تو انہوں نے کہا کہ میرے پاس بھی ایسے عذرات ہیں۔ کانگریس نے جو ہمارے ساتھ کیا ہے وہ بھی میرے پاس موجود ہے لیکن ڈی۔ یس۔ پی نے کہا کہ میں وہ نہیں پوچھ رہا ہوں تو وہ طیش میں آکر بغیر تردید کئے چلے گئے۔

ایک آنریبل ممبر۔ پرانی باتوں کو چھوڑئے۔

شری جے۔ رام ریڈی۔ ہم جس رواداری اور جس شانتی سے الکشن کرائے ہیں اس کو اس طریقہ سے پیش کیا جانا بدنمائی کی بات ہے۔ ہمارے پروسیشن کے ساتھ پانچ دس ہزار آدمی تھے۔ آپکے دو تین سو آدمی تھے۔ انہوں نے پروسیشن کو پریشان کرنے کی کوشش کی۔ ہم نے اس پر صبر اختیار کیا۔ اسطرح کی حرکات کرنے کے باوجود یہاں یہ کہا جارہا ہے کہ الکشن میں غیر جانبداری نہیں برتی گئی۔ پولس والے اپنا دباؤ ڈالتے ہیں۔ چونکہ میں ان تین دنوں میں وہاں تھا اسلئے میں ایوان کے سامنے یہ بات لانا چاہتا

[illegible] علم ہے ۔ اس سے پہلے [illegible] ٹیکٹس (Tactis) چلائے [illegible] جاتا تھا ۔ وہاں غیرقانونی طور پر مداخلت [illegible] لانے کی کافی [illegible] کہ آپ نے انہیں کیا کیا خوف نہیں دلائے [illegible] ہیں وہ اپنی آواز [illegible] ۔ اس طرح انہیں [illegible] جاتا تھا ۔

[illegible] ہیں وہ سامنے اور اس کے ساتھ [illegible] ہیں ۔ حالات کو [illegible] کی سمکہ کوشش کی گئی ۔ [illegible] جو ڈیمانڈ ہاؤس کے سامنے رکھے گئے ہیں انہیں منظور کیا جائے ۔

[illegible] یہ ڈیمانڈ محض خرچ و خرچ [illegible] سے متعلق ہے ۔ البتہ [illegible] پولیس ٹیکس عائد کیا گیا وہ ہمارے پاس [illegible] ڈیمانڈ ہے ۔ آنریبل ممبرس چاہتے تھے کہ [illegible] اختیار [illegible] دیا جائے ۔ آنریبل فینانس منسٹر نے یہ [illegible] کے سامنے رکھا ہے ۔ آنریبل ممبرس نے [illegible] فائدہ اٹھاتے ہوئے بہت سی باتیں کہیں ۔ یہ بھی کہا [illegible] آنریبل ممبرس کو اطمینان [illegible] کنونس (Convince) کیا جاتا ہے [illegible] خلاف قانون عمل کیا ہے تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں [illegible] ۔ لیکن ہوائی باتیں سننے سے میرے دل پر کوئی [illegible] پاس دست اندازی پولیس بھی ہوتے ہیں اور ناقابل دست اندازی پولیس بھی ۔ اگر کوئی واقعہ پولیس کے دائرہ اختیار میں واقعی طور پر آجائے تو زیادہ سے زیادہ یہی ہوتا ہے کہ ضبط اس کا محکمہ لیا جاتا ہے اور دوسری کارروائیاں ہوتی ہیں ۔ چنانچہ آنریبل ممبرس جانتے ہیں کہ اوس جانب کے لوگوں کے معاملہ میں ایسی کارروائیاں ہوئیں اور ادھر کے لوگوں کے بارے میں بھی ہوئیں ۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں ہم نے اس کی زیادہ سے زیادہ کوشش کی ہے کہ امپارشیل (Impartial) طریقے سے عمل کیا جائے ۔ الکشن کے بارے میں امیدواروں کو چیلنج کرنے کے مواقع تو ہمیشہ رہتے ہی ہیں ۔ لیکن یہاں جو باتیں کہجاتی ہیں وہ محض پروپگنڈہ یا پبلسٹی کی غرض سے کہجاتی ہیں ۔ اسکے لئے یہ موقع نکالا گیا ۔ اس لئے مجھے اس پر کچھ زیادہ کہنا نہیں ہے ۔ میں ہاؤس سے استدعا کرونگا کہ اس ڈیمانڈ کو منظور کیا جائے ۔

Mr. Speaker : The Question is :

"That a further sum not exceeding Rs. 20,790 under Supple- mentary Demand No. 1 (*iii*) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March

1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

The motion was adopted.

Mr. Speaker: As there is no other business on the Agenda let us now adjourn.

The House then adjourned till Nine of the Clock on Tuesday, the 30th March 1954.